بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

إِنَّ الْحَمْدَ لِلّٰهِ نَحْمَدُهُ وَنَسْتَعِينُهُ وَنَسْتَغْفِرُهُ وَنَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُورِ أَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّئَاتِ أَعْمَالِنَا مَنْ يَهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهُ وَمَنْ يُضْلِلْ فَلَا هَادِيَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ تَسْلِيمًا كَثِيرًا۔ أَمَّا بَعْدُ:

083: باب 42-اللہ تعالیٰ کی قسم پر اکتفانہ کرنے والے کا حکم۔

[(سنن ابن ماجہ: 2101)]

"باب ما جاء فیمن لم یقنع بالحلف باللہ" اللہ تعالیٰ کی قسم پر اکتفانہ کرنے والے کا حکم کیا ہے؟ یعنی دوسرے لفظوں میں جس کے سامنے اللہ تعالیٰ کی قسم کھائی جائے اور وہ شخص اگر اللہ تعالیٰ کی قسم کی تصدیق نہیں کرتا تو اس کا کیا حکم ہے؟

یہ معاملہ عام ہے میرے بھائیو! لوگوں کے سامنے قسم کھائی جاتی ہے وہ مانتے نہیں ہیں تو آج کے اس باب میں ہم یہ جاننے کی کوشش کریں گے کہ ایسے شخص کا حکم کیا ہے اور اس کی تفصیل بھی ہے۔ تفصیل کیا ہے؟

یعنی ایک شخص کو آپ نے دیکھا ہے آپ کے گھر میں وہ شخص گھسا ہے اس نے چوری کی ہے آپ نے آنکھ سے دیکھا اور چلا گیا، پھر قاضی کے سامنے آپ کے پاس کوئی ثبوت نہیں ہے کوئی گواہ نہیں ہے دوسرا قاضی کے سامنے اس نے جھوٹی قسم کھائی ہے کہ میں نے چوری نہیں کی۔ آپ کے سامنے اس نے جھوٹی قسم کھائی ہے کیا آپ پر لازم ہے کہ اس کی تصدیق کریں ایسے معاملے میں؟ اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے کیا آپ پر لازم ہے کہ اس نے اللہ تعالیٰ کا نام لیا ہے آپ اس کی تصدیق کریں؟

آپ اسے معاف کرنا چاہتے ہیں یہ الگ بات ہے لیکن اس کی تصدیق کرنا آپ پر فرض نہیں ہے کیونکہ وہ جھوٹی قسم کھا رہا ہے اور آپ کو علم بھی ہے اس کا یقین ہے آپ کو کہ وہ جھوٹا ہے۔ اس باب میں ہم اس کے متعلق بات نہیں کریں گے شیخ صاحب رحمۃ اللہ علیہ اُس شخص کے بارے میں بات فرما رہے ہیں کہ جس شخص کے سامنے اللہ تعالیٰ کی سچی قسم کھائی جائے اور آپ کو پتہ نہیں ہے کہ یہ شخص سچا ہے یا جھوٹا ہے تو ایسی صورت میں کہ آپ کو یقین تو دور کی بات ہے شک بھی نہیں ہے آپ کو پتہ بھی نہیں ہے سچ ہے یعنی شک ہے سچ بھی ہو سکتا ہے جھوٹ بھی ہو سکتا ہے ایسی صورت میں آپ کو کیا کرنا چاہیے؟ مان لینا چاہیے تصدیق کر لینی چاہیے یہ واجب ہے اگر کوئی ایسا نہیں کرتا تو اس کا حکم کیا ہے یہ جاننا چاہتے ہیں، شیخ صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

''عن ابن عمر رضي الله تعالي عنهما''(سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں)''أن رسول الله صلى الله عليه وسلم''(کہ پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں''قَالَ''فرماتے ہیں)''لاَ تَحْلِفُوا بِآبَائِكُمْ''(اپنے باپوں کی قسم نہ کھاؤ)''مَنْ حَلَفَ بِاللهِ فَلْيَصْدُقْ''(اور جس نے اللہ تعالیٰ کی قسم کھائی''فَلْيَصْدُقْ''تو سچی قسم کھائے)''وَمَنْ حُلِفَ لَهُ بِاللهِ فَلْيَرْضَ''(اور جس کے لیے اللہ تعالیٰ کی قسم کھائی گئی تو اسے راضی ہونا چاہیے)۔''فَلْيَرْضَ''فعل اُمر ہے''فَلْيَصْدُقْ''فعل اُمر ہے کہ قسم کھانی ہے تو سچی کھانی ہے اور جس کے لیے قسم کھائی جا رہی ہے اللہ تعالیٰ کی تو اسے راضی ہونا چاہیے۔''وَمَنْ لَمْ يَرْضَ''(اور جو راضی نہیں ہوتا)۔کیا حکم ہے اس کا؟''فَلَيْسَ مِنَ اللهِ''(تو وہ اللہ تعالیٰ میں سے نہیں (یعنی اس کا تعلق اللہ تعالیٰ سے کوئی نہیں ہے))۔اللہ المستعان۔

یاد رکھیں کہ اس حدیث میں ایک نہی ہے اور دو اُمر ہیں۔کون سا نہی ہے؟''لاَ تَحْلِفُوا بِآبَائِكُمْ''منع کیا گیا اپنے باپوں کی قسم کھانے سے اور نہی تحریم کے لیے ہوتی ہے یعنی باپ کی قسم کھانا حرام ہے شرک ہے۔

اُمر کون سے دو ہیں؟''فَلْيَصْدُقْ''اور''فَلْيَرْضَ''۔

پہلا نہی کس کے لیے ہے؟قسم کھانے والے کے لیے ہے اور پہلا اُمر بھی قسم کھانے والے کے لیے ہے اور دوسرا اُمر جس کے لیے قسم کھائی جا رہی ہے۔

نہی تحریم کے لیے ہوتا ہے اور اُمر وجوب کے لیے ہوتا ہے تو جس نے قسم کھانی ہے سب سے پہلے وہ جان لے کہ اس نے اللہ تعالیٰ کی ہی قسم کھانی ہے کسی اور کی نہیں کھانی، غیر اللہ کی قسم کھانا ہرگز جائز ہی نہیں ہے کسی صورت میں بھی،اور جب اس نے یہ سوچ لیا کہ اس نے قسم کھانی ہے تو اسے سچی قسم کھانی چاہیے اس پر واجب ہے اور جس کے لیے قسم کھائی جا رہی ہے اُس کو راضی ہونا چاہیے۔

اُس کے راضی ہونے میں کیا فائدہ ہے؟''حسن الظن''اچھا گمان ہے اپنے مسلمان بھائی پر۔اگر وہ قسم پر یقین نہیں کرتا تو پھر

(۱)ایک تو اللہ تعالیٰ کے نام کے سامنے اس نے اپنا سر نہیں جھکایا۔

(۲)بدگمانی کی ہے اپنے مسلمان بھائی کے ساتھ کہ وہ جھوٹا ہے اور بغیر ثبوت کے بغیر دلیل کے اور شرعاً یہ بھی حرام ہے۔

تو دگنا گناہ ہے اس معاملے میں اس لیے وعید کیا ہے؟''فَلَيْسَ مِنَ اللهِ''اللہ تعالیٰ سے اس کا تعلق نہیں ہے۔

سوال: بھائی کا یہ سوال ہے اگر ہمیں پتہ ہے کہ فلاں شخص جھوٹا ہے لیکن اس ایک معاملے میں آکر اس نے قسم کھائی ہے آپ کو کیا پتہ کہ اس معاملے میں بھی وہ جھوٹا ہے؟

جواب: جب قسم کھائی ہے تو بات ختم ہے،إلا یہ کہ آپ کے پاس کوئی دلیل ہو کوئی ثبوت ہو۔ اگر دلیل ہے کوئی ثبوت ہے کسی نے گواہی دی ہے ثبوت ہے، آپ نے دیکھا ہے ثبوت ہے لیکن یہ کہ ایک شخص ہمیشہ جھوٹ بولتا ہے ابھی بھی جھوٹ بول رہا ہے یہ قرینہ تو ہے لیکن جھوٹ ہو سکتا ہے۔ ہو سکتا ہے کہ وہ جھوٹا ہو اور تم ظالم بن جاؤ تو اس سے بہتر کیا ہے؟ دنیا جاتی ہے چلی جائے لیکن ایمان نہیں جانا چاہیے۔

سوال: ایک شخص ہے پیسوں کا لفافہ چوری کیا ہے اس کے بعد آپ کے پاس آتا ہے کہ بھئی مجھے دو ہزار ریال دو میں لفافہ لے کر آتا ہوں اور قسم کھائی اللہ کی۔

کیا قسم کھائی؟ کہ ایک لفافہ ہے ابھی نہیں ہے میں لے کر آؤں گا پہلے دو ہزار ریال دو۔

جواب: پہلے نہیں دوناں، یہ اور معاملہ ہے کہ قسم کھا رہا ہے اس نے چوری کی یا جو کچھ بھی کیا ہے اس کے پاس ہے ہمیشہ لین دین کیسے ہوتی ہے؟ ایک ہاتھ سے دیتے ہیں ایک ہاتھ سے لیتے ہیں اور آپ اس کو دو اور اپنا حق لے لو اگر وہ اس طریقے سے ہے کوئی ، اور اگر آپ دیکھتے ہیں کہ میں مجبور ہوں وہ پیسے لینا چاہتا ہے مجھ سے، مجبور ہیں آپ دینا چاہتے ہیں اس کی قسم پر یقین کر کے تو کر لیں۔

بعض جھوٹے لوگ بھی سچی قسم کھاتے ہیں پتہ ہے آپ کو اپنے جھوٹے کاروبار کو جاری کرنے کے لیے ورنہ کوئی جھوٹا کاروبار چلے گا نہیں، سبحان اللہ۔

پتہ ہے آپ کو کہ ایک سوال کیا گیا شیخ ابن عثیمین رحمۃ اللہ علیہ سے بڑا پیارا سوال ہے اور اس سوال میں بعض لوگوں نے غلطی کی ہے کہ جو مرغی باہر سے آتی ہے فرانس سے یا کسی اور ملک سے بڑے مشہور برانڈ ہیں آج کل اس کو کھانے کا کیا حکم ہے؟

میں ایک محفل میں تھا ایک بڑے عہدے پر فائز ایک شخص تھا اس کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا تو اس شخص نے کہا کہ میں یہاں پر سعودی عرب میں آکر مرغی نہیں کھاتا میں۔ میں نے کہا بھئی کیوں نہیں کھاتے ہو؟ کہتا ہے میں وہ مرغی کھاتا ہوں جو خود اپنے سامنے ذبح کرواتا ہوں یہ جو فریج کی مرغی ہے میں نہیں کھاتا ہوں۔ میں نے کہا کیوں نہیں کھاتے ہو خاص طور پر جو فرانس یا باہر ملک سے آتی ہے؟ کہتا ہے کیونکہ اس میں اللہ تعالیٰ کا نام نہیں لیتے وہ اور وہ کرنٹ سے مارتے ہیں کچھ اس طریقے سے مارتے ہیں تو میں مطمئن نہیں ہوتا ہوں۔

جب شیخ ابن عثیمین رحمۃ اللہ علیہ سے سوال کیا گیا کہ جو مرغی باہر سے امپورٹڈ ہے اُس کے بارے میں کیا حکم ہے؟ شیخ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ "اُس کے اوپر لکھا ہوا ہے حلال، مہر لگی ہوئی ہے تو وہ حلال ہی ہے"۔ اور یہ ایک ٹیم بھیجی ہے یہاں سے

ٹیمیں گئی ہیں، شیخ صاحب رحمہ اللہ نے اپنی ٹیم بھیجی ہے وہاں پر گئے ہیں اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے کہ وہ ذبح کیسے کرتے ہیں۔ یہود و نصاریٰ کا ذبح کردہ جانور حلال ہے کہ نہیں؟ حلال ہے، وہ اس طریقے سے ذبح کرتے ہیں۔ ہاں وہ حرام ہے بجلی سے جس کو مارتے ہیں اور جو بجلی سے مارتے ہیں اس کا ہمیں علم نہیں ہے یاد رکھیں۔ تو شیخ صاحب رحمہ اللہ نے فرمایا ہے کسی سائل نے یہ کہا کہ ہیں تو وہ کافر؟ شیخ صاحب رحمہ اللہ نے فرمایا کہ کافر بھی اپنے کاروبار کو چلانے کے لیے سچ بولتا ہے۔

سچائی کی بنیاد پر کاروبار چلتا ہے کہ نہیں؟ اگر ثابت ہو جائے کہ یہ مرغیاں جو ہیں یہ واقعی ذبح نہیں ہوتیں اور حلال کی غلط مہر لگی ہے اور مسلمان کھانا چھوڑ دیں تو کتنا نقصان ہو گا کمپنی کو وہ برداشت کرے گی! بھئی بزنس مین تو بزنس چاہتا ہے ناں۔

اس سوال کے جواب میں جو شیخ صالح الفوزان حفظہ اللہ کا جواب ہے وہ بھی بڑا پیارا تھا وہ فرماتے ہیں کہ ایک جال پھینکا جاتا ہے مرغی کے اوپر کیونکہ پکڑنا مشکل ہوتا ہے ایک الیکٹریکل نیٹ (جال) وہ پھینکتے ہیں مرغیاں بے ہوش ہو جاتی ہیں تاکہ پکڑنے میں آسانی ہو، زندہ ہوتی ہیں انہیں ذبح کیا جاتا ہے لیکن بعض مرغیاں اس جھٹکے سے مر بھی جاتی ہیں تو اس لیے احتیاط اس میں ہے کہ نہ کھائی جائے۔

وجہ کیا ہے؟ شک نہیں ہے، اس طریقے پر وجہ ہے اور یہ طریقہ سب نہیں استعمال کرتے یاد رکھیں بعض کمپنیاں استعمال کرتی ہیں اور بعض نہیں کرتیں۔ اگر آپ کو پتہ ہے کہ کون سی کمپنی کیا استعمال کرتی ہے نیٹ استعمال کرتی ہے یا بجلی کا جھٹکا استعمال کرتی ہے تب تو ٹھیک ہے آپ نہ کھائیں اور ویسے بھی ضرورت کیا ہے اس مرغی کو لینے کی؟!

فقیہ (Fakieh) یہاں پر ہے رضویٰ ہے (Radwah) دوسرے کتنے اور برانڈ ہیں مسلمان ذبح کرتے ہیں اور تازی بھی ہوتی ہے اور کھانے میں مزہ آتا ہے تو اس لیے ضرورت کیا پڑی ہے سیدھی سی بات ہے ویسے، تو احتیاط اسی میں ہے کہ یہ کھائی جائے۔

اس حدیث مبارکہ میں جو اہم پیغام ہیں:

1۔ باپوں کی قسم کھانا حرام ہے شرک ہے اور یہ جاہلیت کے مسائل میں سے تھا جس کی مخالفت آکر کی ہے شریعت اسلام نے۔ جاہلیت میں لوگ اپنے باپوں کو سچا ثابت کرنے کے لیے باپ کی قسم کھا لیتے تھے یعنی یہ سچا ہے بس۔

2۔ قسم کھاتے وقت سچائی لازم ہے سچی قسم لازم ہے۔ قسم کھانے کا حکم واجب نہیں ہے یہ واجب نہیں ہے کہ ہر بات کی قسم کھاتے پھرو! نہیں، قسم کھانا جائز ہے لیکن سچی قسم کھانا فرض ہے۔

3۔ اللہ تعالیٰ کی جھوٹی قسم کھانا حرام ہے۔

4۔ جس کے لیے قسم کھائی گئی ہے اسے راضی ہونا چاہیے بشرطیکہ اس قسم کھانے والے کا جھوٹ ثابت نہ ہو، جھوٹ ثابت ہو گیا تو بات ختم ہے تب فرض نہیں ہے آپ کے اوپر یہ قید ضروری ہے۔

5۔ نصوص وعید میں سے یہ الفاظ بھی شریعت میں استعمال ہوئے ہیں "فَلَيْسَ مِنَ اللهِ" (اللہ تعالیٰ میں سے نہیں ہے)۔ "فَلَيْسَ مِنَّا" (ہم میں سے نہیں)، "فَلَيْسَ مِنَ اللهِ" (اللہ تعالیٰ میں سے نہیں ہے) یعنی اس کا تعلق اللہ تعالیٰ سے نہیں ہے۔

یاد رکھیں آخر میں ایک تعجب کی بات ہے کہ بعض لوگوں سے اس معاملے میں ابلیس بھی اچھا ہے قسم کھانے کے معاملے میں جانتے ہیں! قسم کھانے کے معاملے میں بعض لوگوں سے ابلیس بھی اچھا ہے جانتے ہیں ابلیس نے کیا قسم کھائی؟ ﴿قَالَ فَبِعِزَّتِكَ لَاُغْوِيَنَّهُمْ اَجْمَعِيْنَ﴾ (ص:82)۔ کس کی قسم کھائی؟ اللہ تعالیٰ کی عزت کی قسم کھائی غیر اللہ کی قسم ابلیس نے بھی نہیں کھائی اور بعض لوگ غیر اللہ کی قسم کھاتے ہیں! تو ابلیس کو یہ گوارہ نہ تھا کہ وہ غیر اللہ کی قسم کھائے اُس نے اللہ تعالیٰ کی عزت کی قسم ضرور کھائی ہے، اللہ تعالیٰ کی عزت کی قسم ﴿فَبِعِزَّتِكَ﴾ ابلیس، شیطان!

سوال: ایمان کی قسم کھاتے ہیں؟

جواب: نہیں ہے جائز ایمان کی قسم، امانت کی قسم، ایمان کی قسم نہیں جائز کھانا! ایمان کی قسم ہے، امانت کی قسم ہے نہیں جائز۔ اللہ تعالیٰ کی قسم کھانا جائز ہے اللہ تعالیٰ کی صفات کی قسم کھانا بھی جائز ہے "فبعزتك، وبعزتك" اللہ تعالیٰ کی عزت کی قسم۔

قرآن کی قسم کھانے کا کیا حکم ہے؟ قرآن کی قسم کھانا مطلقاً جائز ہے مطلقاً غیر جائز ہے؟

تفصیل ہے، اگر قرآن کی قسم کھانے کا معنی اللہ تعالیٰ کا کلام ہے تو جائز ہے کلام اللہ تعالیٰ کی صفت ہے اور مقصد یہ کتاب ہے اگر تب جائز نہیں ہے کیونکہ کتاب مخلوق ہے مخلوق کی قسم کھانا جائز نہیں ہے۔

عام طور پر جب قسم کھائی جاتی ہے کوئی مسلمان قسم کھاتا ہے تو اس کا عقیدہ کیا ہوتا ہے؟

اللہ کی کلام کی قسم ہے، اللہ تعالیٰ کی صفت کیونکہ صفت اللہ تعالیٰ کی تو ہے ناں اللہ تعالیٰ کی صفت کی قسم کھانا جائز ہے، اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ اللہ کی قسم بھی ہے اور اللہ کی صفت کی قسم بھی ہے کیا مشکل ہے! اللہ کا کلام ہے اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

سوال: اللہ تعالیٰ کی قسم مسجد میں جا کر کھاتے ہیں؟

مسجد میں! نہیں یہ بات نہیں ہے ایک چیز آپ کو بتاؤں میں کہ اللہ تعالیٰ کی قسم کھانا ہی کافی ہے میرے بھائی آپ کے لیے جگہ تو معتبر ہے اللہ کی قسم معتبر نہیں ہے، یہ پھر شر کا راستہ کھلتا ہے یاد رکھیں ہاں یہ درست نہیں ہے! اللہ کی قسم کہیں پر بھی کسی نے کھائی ہے حکم کیا ہے؟ "فَلْيَرْضَ" راضی ہو جاؤ، اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ کے حوالے کر دو۔

جھوٹی قسم کھانے والا اگرچہ آپ کا تھوڑا سا مال ہڑپ کرنا چاہتا ہے کب تک کھاتا رہے گا؟! ہاں دیکھیں شریعت نے آپ کو حق دیا ہے قاضی کے پاس جائیں وہ ثبوت پیش کرے آپ کے پاس ثبوت ہے یعنی اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ کسی نے آپ کے سامنے آپ کا حق کھایا ہے اور قسم کھالے آپ اسے معاف کر دیں میرے کہنے کا یہ مطلب ہر گز نہیں ہے میں یہ کہہ رہا ہوں کہ آپ کا کسی نے حق کھایا ہے اور آپ اسے قاضی کے سامنے لے گئے ہیں آپ کے پاس کوئی ثبوت نہیں ہے قاضی کے پاس بھی کوئی ثبوت نہیں ہے قاضی نے آپ کے سپرد سارا معاملہ کر دیا ہے اور اس شخص نے قسم کھالی ہے۔

قاضی آپ سے سوال کرتا ہے تم کیا کرنا چاہتے ہو؟ آپ دیکھتے ہیں کہ بھئی کتنے سوریال کی تو بات ہے اور کیا سوریال کے لیے اللہ تعالیٰ کا نام اور اس کی قسم کھانا کوئی بڑی بات نہیں ہے ٹھیک ہے قاضی صاحب اگر یہ شخص ایسا کہتا ہے تو اسے اللہ کافی ہے ٹھیک ہے بات ختم ہے (مثال کے طور پر)۔

اور اگر آپ دیکھتے ہیں کہ نہیں اس میں کوئی پراپرٹی کا مسئلہ ہے کوئی زیادہ نقصان ہو رہا ہے آپ چاہتے ہیں کہ کوئی اور قاضی اس معاملے کو دیکھے تو آپ کا حق ہے کوئی مشکل نہیں ہے، آپ اس کا فیصلہ کروانا چاہتے ہیں وہ آپ کی اپنی مرضی ہے لیکن شرط یہ ہے کہ جب آپ کو پتہ نہیں ہے اور آپ کے پاس کوئی ثبوت بھی نہیں ہے اور آپ کو نقصان بھی ہو رہا ہے اور وہ شخص بھی قسم پر اَڑا ہوا ہے تب معاملہ دوسرا ہے۔ واللہ اعلم۔

قسم کے متعلق جو ہے اگلے درس میں ان شاء اللہ میں کوشش کروں گا کہ قسم کے احکام اور مسائل بیان کروں اور یہ بہت ضروری ہے تقریباً بیس کے قریب پوائنٹ ہیں بھائیوں اور بہنوں سے گزارش ہے کہ اگلے درس میں آئیں میں کتاب التوحید سے نہیں پڑھوں گا قسم کے احکام اور مسائل بیان کریں گے کیونکہ ان کا تعلق اس درس سے ہے اور کوئی بھی سوال ہو آپ کے پاس قسم کے متعلق آپ وہ نوٹ کریں اگلے درس میں ان شاء اللہ سب مل کر اس مسئلے کو سمجھنے کی کوشش کریں گے۔

سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ

یہ رسالہ ڈاکٹر مرتضیٰ بن بخش (حفظہ اللہ) کے آڈیو درس (083. کتاب التوحید) سے لیا گیا ہے۔ سبق لسانی اور تعبیر کی غلطی کو درست کر دیا گیا ہے۔ قارئین کرام سے گزارش ہے کہ اگر کوئی اور غلطی نظر آئے تو ضرور آگاہ کریں اور اس خیر کے کام میں شامل ہو جائیں۔

mp3 Audio